13036
4/20

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 98/1969

(۳)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

میرا نام سمیرا عدیل ہے، مفتی صاحب میں آپ سے چند سوالات کے جوابات کی طالب ہوں۔

① میری شادی کو ۱۰ سال ہوگئے ہیں، میرے شوہر کا مجھ سے ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے، وہ اکثر مجھے طلاق کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں کہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہیں تین طلاق دیدونگا

ایک مرتبہ مجھے شک ہوا کہ ان کی میرے علاوہ بھی ایک بیوی ہے، اور مجھے ایک لڑکی پر شک تھا، میں ان سے کہا کہ آپ یوں کہیے کہ میرے علاوہ اگر آپ کی کوئی بھی بیوی ہوئی، یا فلاں لڑکی میری بیوی ہوئی تو اسے تین طلاق، اس وقت انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، باہر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد فون کرکے مجھ سے کہا کہ تمہارے علاوہ میری کوئی بھی بیوی ہو تو اسے تین طلاق ہیں

تقریباً ایک سال بعد ان کا دوسرا نکاح میرے سامنے آگیا، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مفتی صاحب سے مشورہ کیا تھا انہوں نے کہا تھا کہ تم طلاق دیتے وقت "ان شاء اللہ" کہہ دینا، اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ حالانکہ میں نے فون پر ان سے "ان شاء اللہ" نہیں سنا تھا، بعد میں مجھ سے کہنے لگے کہ میں نے "ان شاء اللہ" دل میں کہا تھا اور کبھی کہتے ہیں کہ زور سے کہا تھا

اب پوچھنا یہ ہے کہ ان الفاظ سے طلاق ہوئی ہے یا نہیں؟

② کچھ عرصے پہلے لڑائی کے دوران انہوں نے کہا کہ اگر تم نے فلاں شخص مثلاً عبدالرحمٰن سے بات کی یا لڑائی والی بات اپنے والد کو بتائی تو تمہیں تین طلاق ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر میں اس شخص سے بات کی یا لڑائی والی بات اپنے والد کو بتادی تو تین طلاق واقع ہونگی یا نہیں،

③ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر میری طرف سے آپ کو تین طلاقیں ہوگئیں یا میں نے دیں تو میری دوسری بیوی کو بھی تین طلاقیں ہوجائیں گی، اسی طرح اگر تمہارے علاوہ میرے کسی سے بچے ہوئے تو اسے بھی تین طلاقیں ہیں۔

تو اب پوچھنا یہ ہے کہ دوسری بیوی کو طلاق اس وقت تک ہے جب تک میں انکے نکاح میں ہوں یا بعد میں بھی طلاق واقع ہوجائے گی۔ برائے مہربانی رہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہیں۔

جزاکم اللہ خیراً

المستفتیہ: سمیرا عدیل

پتہ: B-35، بلاک 13D1 گلشن اقبال

0317-1032503

(جواب منسلک ہے)

دارالافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصليًا

(۱)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر واقعۃً آپ کے شوہر نے دوسری بیوی کے بارے میں طلاق کے الفاظ کہتے وقت ساتھ ہی زبان سے "ان شاء اللہ" کہا تھا، اگرچہ آپ نے نہیں سنا تھا تو اس سے ان کی دوسری بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی ہے، لیکن اگر انہوں نے "ان شاء اللہ" کے الفاظ دل میں کہے تھے زبان سے نہیں کہے تھے یا متصلاً نہیں کہے تھے تو اس سے ان کی دوسری بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو گئی ہیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۳ / ۳٦٦)

(قال لها أنت طالق إن شاء الله متصلا) (مسموعا) بحيث لو قرب شخص أذنه إلى فيه يسمع فيصح استثناء الأصم خانية.(لا يقع) للشك

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية – (۳ / ۱۵۴)

(وأما) النوع الثاني فهو تعليق بالشرط إلا أن الشرط إذا كان مما يتوقف عليه، ويعلم وجوده ينزل المعلق عند وجوده، وإن كان مما لا يعلم لا ينزل، وهذا النوع من التعليق من هذا القبيل لما نذكره إن شاء الله تعالى.

وأما كون الاستثناء مسموعا فهل هو شرط؟ ذكر الكرخي أنه ليس بشرط حتى لو حرك لسانه، وأتى بحروف الاستثناء يصح، وإن لم يكن مسموعا.

وذكر الفقيه أبو جعفر الهندواني أنه شرط، ولا يصح الاستثناء بدونه وجه ما ذكره الكرخي أن الكلام هو الحروف المنظومة وقد وجدت.

دار الافتاء

(۲)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں اگر آپ نے اُس شخص (عبد الرحمٰن) سے بات کی یا لڑائی والی بات اپنے والد صاحب کو بتادی تو آپ پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی، لہٰذا طلاق سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ آپ نہ اس شخص سے بات کریں اور نہ لڑائی والی بات اپنے والد کو بتائیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۴ / ۴۷۷)

قال لامرأته إن كلمت فلانا فأنت طالق فشهد أحدهما أنها كلمته غدوة والآخر عشية طلقت

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية – (۳ / ۱۲٦)

وأما التعليق بشرط فنوعان: تعليق في الملك، وتعليق بالملك.

والتعليق في الملك نوعان: حقيقي، وحكمي أما الحقيقي: فنحو أن يقول لامرأته: إن دخلت هذه الدار فأنت طالق أو إن كلمت فلانا أو إن قدم فلان

ونحو ذلك وإنه صحيح بلا خلاف؛ لأن الملك موجود في الحال، فالظاهر بقاؤه إلى وقت وجود الشرط، فكان الجزاء غالب الوجود عند وجود الشرط فيحصل ما هو المقصود من اليمين وهو التقوي على الامتناع من تحصيل الشرط فصحت اليمين، ثم إذا وجد الشرط، والمرأة في ملكه أو في العدة يقع الطلاق وإلا لا

(۳)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر آپ پر کسی بھی صورت میں تین طلاقیں واقع ہوئیں تو آپ کے شوہر کی دوسری بیوی پر بھی تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی، اسی طرح اگر آپ کے شوہر کے دوسری بیوی سے بچے ہوئے تو اس پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی، بشرطیکہ وہ اُس وقت ان کے نکاح میں ہو۔

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة – (۳ / ۵۳۰)

وفي «المنتقى»: إذا قال لامرأته: إن طلقتك، فهذه مثلك لامرأة أخرى له، ولا نية له في الطلاق أو نوى الطلاق، ثم إنه طلق الأولى ثلاثاً تطلق هذه الأخيرة واحدة. وكذلك إذا قال لامرأته حيثما طلقتك، فهذه الأخرى مثلك ينوي الطلاق وطلق الأولى ثلاثاً طلقت الأخرى واحدة إلا أن ينوي ثلاثاً. وإن طلق الأولى واحدة طلقت الأخرى واحدة..............واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/رجب/۱۴۳۹ھ

12/اپریل/2018ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/رجب/۱۴۳۹ھ

12/اپریل/2018ء

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/رجب/۱۴۳۹ھ

12/اپریل/2018ء

مفتی

دار الافتاء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/رجب/۱۴۳۹ھ

12/اپریل/2018ء